

امریکی یونیورسٹیوں کے چیلنج

دستیاب متبادل صورتیں اور ذمہ داریاں

بھارتی



آپ امریکہ میں رہ رہے ہوں تو دو چیزیں آپ کی نگاہوں سے اوجھل نہیں ہوتیں۔ ایک ہے وال مارٹ اور دوسری میک ڈونالڈ۔ لیکن دو اور چیزیں ہیں جن کی شاید ہی کسی کو کبھی کمی محسوس ہو۔ دستیاب متبادل صورتیں اور ذمہ داریاں۔ ڈیٹس کے اقسام سے لیکر نصابوں اور کالجوں کے اقسام تک، جتنی متبادل صورتیں دستیاب ہیں وہ بہت زیادہ ہیں اور حیران کن ہیں۔

جو یونیورسٹی آپ کے لئے بہترین یونیورسٹی ہے وہاں داخلہ لینے کی واحد صورت یہ ہے کہ آپ داخلے کی کوشش فوراً شروع کر دیں اور دوسروں کی آراء کی بنیاد پر

نہیں بلکہ اپنی ضرورتوں کے بنیاد پر چیزوں کا انتخاب کریں۔ اپنی یونیورسٹی کا انتخاب کرتے وقت طلباء و طالبات سے جو سب سے زیادہ عام غلطی سرزد ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ وہ اپنے انتخاب کی واحد بنیاد رینٹنگ کو بنا لیتے ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ داخلے کا عمل شروع کرنے کا یہ ایک اچھا طریقہ ہے لیکن ختم کرنے کا نہیں۔

مختص درجہ بندی کی بنیاد پر داخلے کے لئے درخواست دینے کا نقصان یہ ہے کہ اس میں اسرار کا ایک عنصر رہتا ہے اور داخلے کے عمل میں مقدر اپنی جلوہ گری دکھاتا ہے۔ آپ کو کبھی نہیں معلوم ہوتا کہ امیدواروں کے انتخاب کے عمل میں درخواست دہندگان کی بھیڑ میں آپ کا ثابت قدم رہنا یقینی ہوتا ہے۔ کسی بھی حال میں جو یونیورسٹی کسی دوسرے کیلئے بہترین ہو سکتی ہے وہ آپ کے لئے نہیں ہو سکتی۔ اس لئے یہ مشورہ ہمیشہ کارگر رہے گا کہ تین قسم کی یونیورسٹیوں میں درخواستیں دی جائیں۔ پہلی قسم وہ ہے جس کے بارے میں یہ کہا جائے کہ ”گلتا ہے کہ اس درسگاہ میں داخلہ ملنا مشکل ہے“ دوسری قسم وہ ہے جس کے بارے میں محسوس ہو کہ ”میرے خیال میں مجھے اس یونیورسٹی میں داخلہ مل سکتا ہے۔“ اور تیسری قسم وہ ہے جس کے بارے میں یہ خیال ابھرے کہ ”مجھے یقیناً داخلہ مل جائے گا۔“

اس کے علاوہ آپ کو اور بھی بہت سی چیزوں کی طرف دھیان دینا ہوگا۔ کسی نتیجے پر پہنچنے سے پہلے جن چند امور پر غور کرنا ضروری ہے وہ یہ ہیں کہ کس یونیورسٹی میں کون کون سے کورس پڑھائے جارہے ہیں، کہاں اہل پروفیسر ہیں، کس جگہ کلاس میں طلباء اور طالبات کی تعداد کیا ہے، طلباء میں کتنا تنوع ہے، سرکاری اداروں اور پرائیویٹ اداروں میں کون بہتر ہے۔ شہری زندگی اور یونیورسٹی کی زندگی میں کیا اچھی بری باتیں ہیں۔

کسی امریکی یونیورسٹی میں داخلے کا عمل شروع کرنے کے معاملے میں ”جب جاگے تھی سویرا“ کا رویہ کارگر نہیں ہوتا۔ سچ تو یہ ہے کہ ہم اس محاورہ میں تبدیلی کر سکتے ہیں ”پو پھٹتے ہی جاگو“۔ درخواست

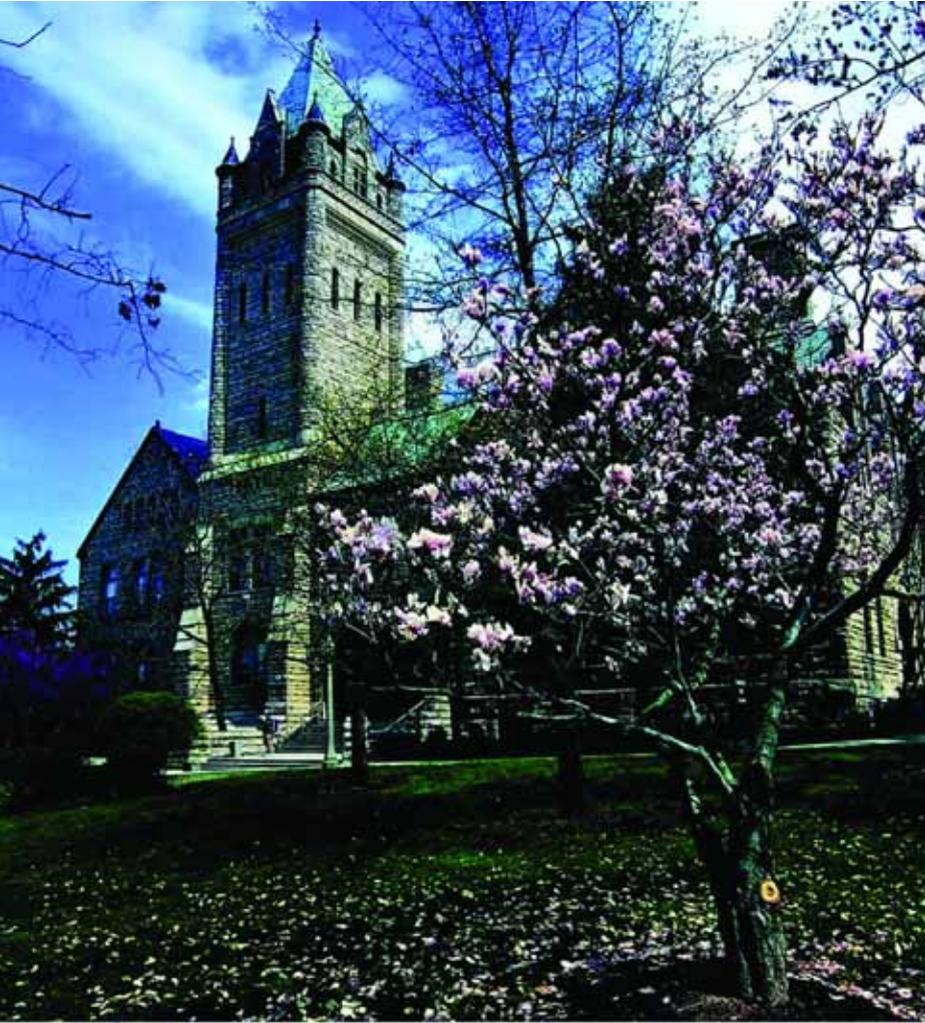
مزید معلومات کے لئے:

اوہیو ویسلیان یونیورسٹی

<http://www.owu.edu/>

او ڈبلیو یو میں کاپی رائٹ گائیڈ لائن

<http://library.owu.edu/scrcopyright.htm>



بھارتی یونیورسٹیوں میں

بائیں: اوہیو ویسلیان یونیورسٹی کا یونیورسٹی ہال زائد از ۱۰۰ سال قبل تعمیر کیا گیا اور یہ اپنی تیز آواز گھنٹی کے مینار اور نوکدار چھت کے لئے تاریخی حیثیت رکھتا ہے۔ نیچے بائیں: اوہیو ویسلیان کالج کا ایک طالب علم یونیورسٹی ہال کے سامنے برف پر سے گزرتا ہوا۔

دینے کا عمل بہت دشوار اور تھکا دینے والا ہوتا ہے لیکن بہترین نتائج حاصل کرنے کے لئے آپ کو اپنا سب کچھ داؤں پر لگانا ہوتا ہے۔ داخلہ حاصل کرنے کی کوشش شروع کرنے کا بہترین وقت وہ ہے جب آپ ہائی اسکول میں جونیئر طالب علم ہوں۔ امریکی طلباء اسی وقت سے یونیورسٹیوں کے بارے میں تحقیق کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ داخلے کی ضرورت اور نصاب کی پیش کش کے بارے میں جاننے کی کوشش میں لگ جاتے ہیں۔

اگر آپ کے علمی اہلیت کے امتحان (ایس اے ٹی) میں بہت اچھے نمبر نہیں ہیں تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ آپ کے لئے دنیا ختم ہوگئی۔ اس میں کوئی شبہ نہیں اگر یہ نمبر اچھے ہوئے تو آپ کی درخواست کو تقویت حاصل ہو جاتی ہے لیکن انتخاب کے لئے نمبر اور علمی لیاقت ہی واحد معیار نہیں۔ امریکی یونیورسٹیاں ایسے افراد کی تلاش میں رہتی ہیں جو تمام شعبوں میں کچھ نہ کچھ دسترس رکھتے ہوں۔ یہ یونیورسٹیاں طالب علموں کی دلچسپیوں کو سمجھتی اور سراہتی ہیں۔ چاہے موسیقی ہو، یارنس یا اسپورٹس یا سماجی خدمت۔

یہ یونیورسٹیاں جس دوسرے صلاحیت کی قدر کرتی ہیں وہ ہے قیادت۔ کسی ایک امتحان کا نتیجہ آپ کے تمام امکانات کی حقیقی عکاسی نہیں کرتا۔ آپ کو اگر لگتا ہے کہ علمی

”یہ کبھی جلد بازی نہیں ہے۔“

اہلیت کے امتحان (ایس اے ٹی) میں آپ کو ملنے والے نمبر اچھے نہیں ہیں تو آپ مایوس نہ ہوں۔ تھک کر بیٹھنے کی بجائے اسکول کلب میں شامل ہو جائیں، مقابلوں اور پروگراموں میں حصہ لیں، اگر کسی مقصد کے بارے میں آپ بہت شدت سے محسوس کرتے ہیں تو اس کی حمایت کریں اور کسی ایسی رضا کار تنظیم میں شامل ہو جائیں جو اس مقصد کو فروغ دینے میں لگی ہوئی ہو۔ کھیل کود میں حصہ لیں، ٹیوٹور کی قیادت کریں اور اپنے چھپے ہوئے امکانات کو بروئے کار لانے کی کوشش کریں۔ مختلف چیزوں کو کریدیں اور گراں قدر تجربات حاصل کریں۔ آپ کو اس کا علم نہیں ہوتا کہ ان کوششوں میں سے کون سی کوشش آپ کو دیگر درخواست دہندگان کے درمیان کھڑے رہنے میں مدد دے گی۔

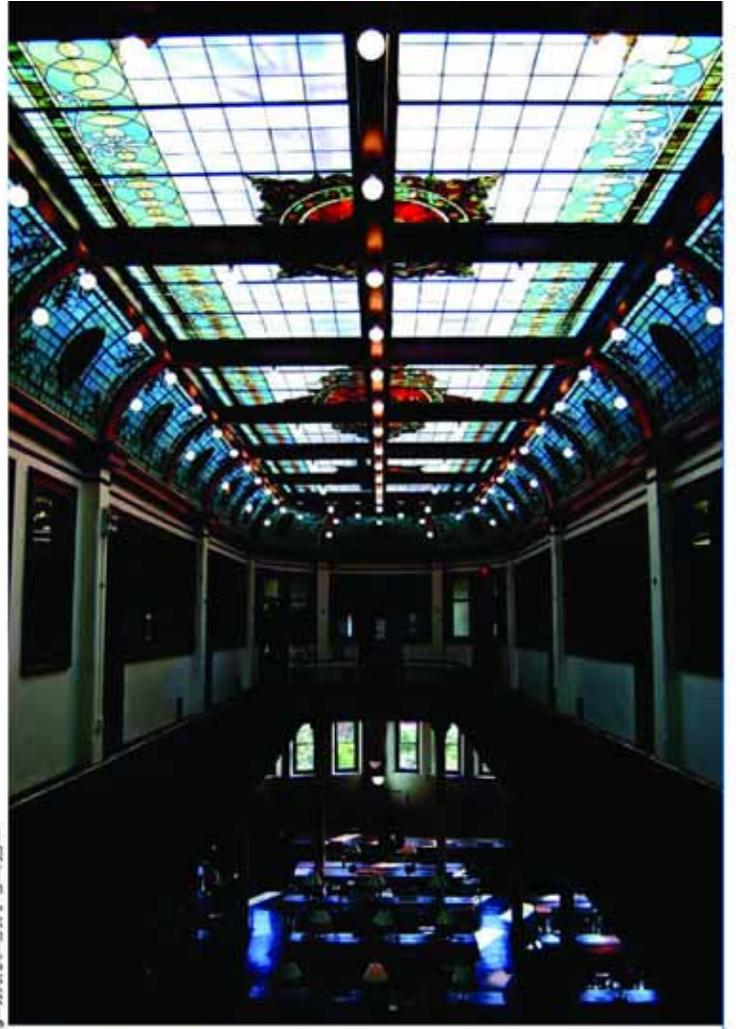
جب میں ہائی اسکول میں تھی تو ہر روز اسکول کے بعد میوزک کلاس میں جانا مجھے پسند نہیں تھا۔ میں ہمیشہ شکایت کرتی تھی کہ سہ پہر کے وقت سونے کا موقع مجھے نہیں ملتا لیکن اب جب میں پلٹ کر دیکھتی ہوں تو مجھے آنسو نہیں ہوتا۔ موسیقی کی تربیت نے وہ کل ہندوستانی موسیقی یعنی گائیکی میں مجھے قومی سطح کی سرکاری اسکالرشپ حاصل کرنے میں مدد پہنچائی اور یہی چیز امریکہ کی کسی یونیورسٹی میں داخلے کے لئے میری درخواست میں جادو کا اثر دکھائی۔ میری اچھی علمی لیاقت اور نصاب باہر سرگرمیوں میں شرکت کی وجہ سے امریکہ کی اچھی یونیورسٹیوں میں داخلے کے لئے میری درخواستیں منظور کر لی گئیں۔

امریکہ پہنچنے کے بعد ہندوستانی طلباء اور طالبات کو بہت کچھ چھوڑنا اور بہت سی نئی



بھارتی یونیورسٹیوں میں

دائیں: اوہیو ویسلیان یونیورسٹی کا سلوکم ہال کیمپس کے انتہائی خوبصورت مقامات میں سے ایک ہے۔ جس میں ریڈنگ روم، رومن طرز کے قوس اور اسمانی روشنی والے قیمتی گلاس سے مزین ہے۔ دائیں درمیان میں: ویسلیان کے طلباء مختلف ثقافتوں کے حامل ہیں۔ دائیں نیچے: اریکسس، اوہیو ویسلیان کا ایک ہم عصر ڈانس گروپ۔



تصاویر پیشکش: اوہیو ویسلیان یونیورسٹی

چیزوں کو اپنانا پڑتا ہے۔ یہ سمجھوتے کھانے، عوام اور ثقافت سے لیکر تدریسی ماحول تک ہر جگہ کرنے پڑتے ہیں۔ آپ کے لئے ضروری ہو جاتا ہے کہ اپنے آپ میں اس نظام کو پھولنے پھلنے دیں۔ ہندوستانی طلباء کے لئے یہ بہت ضروری ہوتا ہے کہ وہ مختلف ملکوں کے لوگوں کے ساتھ میل جول بڑھائیں اور خود کو ماحول سے بیگانہ نہ ہونے ندریں۔ امریکی تعلیم کا بہترین جز طلباء کا تنوع تنظیم ہے۔ مختلف نسلی پس منظر کے مختلف ملکوں اور مختلف ثقافتوں کے طلباء اور طالبات کے ساتھ میل جول کا تجربہ بہت دل چسپ ہوتا ہے۔ پوری دنیا کے لوگوں کو دوست بنالیں۔ کسی ملک یا کسی نسل کے بارے میں پہلے سے ذہن میں بیٹھے ہوئے خیالات کو بھٹک دیں۔

کلاس روم کے طور طریقوں کا عادی ہونے میں تھوڑا وقت لگ جاتا ہے۔ امریکی نظام تعلیم ہندوستانی نظام تعلیم سے بہت مختلف ہے۔ کلاس روم میں تکلفات نہیں ہوتے۔ ان کی نوعیت تقابلی ہوتی ہے۔ تدریس زیادہ بحث اساس ہوتی ہے۔ جہاں یہ مقصد کا فرما ہوتا ہے کہ کلاس روم میں موجود دوسرے طلباء سے کچھ سیکھا جائے اور انہیں کچھ سکھا یا جائے۔ بعض نصابوں میں کلاس میں بحث مباحثہ میں شرکت کو گریڈ دینے کے جز کے طور پر رکھا جاتا ہے یعنی اصل کلیدی یہ ہے کہ آپ کچھ بولیں۔

ہندوستانی نظام تعلیم میں آپ رٹ کر بھی امتحان پاس کر لیتے ہیں۔ لیکن امریکہ میں اگر آپ نے من و عن وہی لکھ ڈالا جو آپ کا نصاب میں پڑھا ہوا ہے اور اس ذریعے کا حوالہ نہیں دیا جس ذریعے سے ان الفاظ کو اخذ کیا ہے تو یہ ایک جرم مانا جاتا ہے۔ مضمون کا سرتقہ ایک ایسی چیز ہے جس پر بیشتر ہندوستانی طلباء کو نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔ ہو سکتا ہے کہ یہ کام مکمل طور پر ہوا ہو لیکن عادت کو مضمون کے سرتقہ کے ارتکاب کا سبب نہیں بنایا جاسکتا۔ ہندوستانی طلباء اور طالبات کے لئے سب سے زیادہ دشوار چیز یہ ہے کہ رٹنے یعنی سطحی علم سے الگ ہو کر زیادہ عمیقی طرز عمل اپنائیں۔

ایک اور دشوار سمجھوتہ کھانے کے سلسلے میں کرنا پڑتا ہے۔ کھانا ایک ایسی چیز ہے جو بیشتر صورتوں میں گھر کی یاد بڑھا دیتا ہے۔ اس صورت میں بھی جب آپ کا انتہائی پسندیدہ کھانا ہندوستانی کھانا نہیں ہو یعنی آپ مغربی کھانے کے ذائقے سے واقف اور اس کے عادی ہوں تو بھی کلاسیس شروع ہونے کے بعد صرف ایک ہفتہ گزرتے ہی آپ کو مصلحوں اور سڑک کنارے بکنے والی اشتہا خیز اشیائے خوردنوش کی یاد ستانے لگتی ہے۔ لیکن یہ ناگزیر ہے اور آپ کو دھیرے دھیرے اسی ماحول میں رہ کر زندگی گزارنے کی عادت پڑ جاتی ہے۔

امریکہ میں بالخصوص کالج میں میرا پہلا سال بہت اچھا گزرا۔ اوہیو ویسلیان یونیورسٹی، اوہیو کے ڈیلاویئر شہر میں ایک چھوٹا سا لبرل آرٹس کالج ہے۔ یہ یونیورسٹی اس پر فخر کرتی ہے کہ اس کے یہاں طلباء میں تنوع اور ثقافتی امارت ہے۔ اس یونیورسٹی کے طلباء اور اساتذہ ایک دوسرے سے بہت واقف اور ہم آہنگ ہیں اور ہر کسی کا یکساں تپاک سے خیر مقدم کیا جاتا ہے۔ اس یونیورسٹی میں اپنے پہلے سال کے دوران مجھے امریکی طلباء اور کئی دوسرے ملکوں کے طلباء کے ساتھ دوستی کا موقع ملا۔ اس سے مجھے یہ احساس ہوتا ہے جیسے کہ اب تقریباً ہر ملک میں میرا ایک گھر ہے۔ گھر سے باہر جو میں نے پہلا سال گزارا اس نے مجھے آزادی اور آزادی کے ساتھ ساتھ آنے والی ذمہ داریوں کے درمیان توازن قائم کرنا سکھایا۔

امریکی انڈرگریجویٹ تجربہ عمر بھر یاد رکھنے کے لائق تجربہ ہے۔ یہ تعلیم کتابوں کی تعلیم سے آگے کی ہے۔ یہ ایک فرد کے طور پر کچھ سیکھنے اور بڑے ہونے کا تجربہ ہے۔ اس وقت جب کہ میں کالج کے سکندریہ میں قدم رکھ رہی ہوں مجھے امید ہے کہ جو تعلیم مجھے حاصل ہوگی میں اس کی قدر کروں گی اور بطور طالب علم اپنی زندگی کے ہر لمحے کا لطف اٹھاؤں گی۔

بھاؤ نامرلی، اوہیو ویسلیان یونیورسٹی میں سال دوم کی طالبہ ہیں۔

